اخبار چو بیزاست از بس روشنی		زد گشت دلیل حق بر من بر تن		اے مجی زدوشت بیران سال جدید		منشور محمدی ست شاد و مدحسن	

منشور رسولان بمہ تاج بخاتم		باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ		توریت بلا تورید انجیل بتجبیل		گویان صفت و سیرت مبرد محمدؐ	

نمبر ۲۸	مطبوعۂ ۵ دین شوال المکرم سنہ ۱۳۰۰ ہجری	جلد ۱۲

اشتہار یہہ اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بکتا ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کی ممکن ہے

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو حشر دکشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قدم رو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے — اشارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک لوجہ احسن — شمع مہ و مہر ہے روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رہی ہے
افعال حکیم لایزالے — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنائے ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام

امی صلی علی رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہی — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیاں ہے — وہ علت غائی جہاں ہے
ای خامۂ عیش کچھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظر دن سے گرے جہان کے اجزار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ہادی ملل ظہیر اسلام
شمس الاجزار آسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بقلب نار و نا شاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف — بے شبہ ہے افسر صحایف
عمدہ جزین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
سال و مہ روز و شب الٰہی — ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھ نام

اعلان

اخبار مشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بار سال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون ملکو آگین محصول ڈاک ، پرچون کو ۰ر ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ، پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے -

اشتہار واجب الاظہار

حاجیان حرمین الشریفین اور عاشقان رسول الثقلین کو بشارت ہو کہ بندگان خیر خواہان اسلام کرام نے بخیال تالیف و تصدیعات دایران خوش نصیب کے کہ جن صاحبون کو حج جانے کے وقت انواع و اقسام کی تکلیفین پیش آتی تھین اور مہینون جہاز آگبوٹ کی انتظار مین گذر جاتے تھے اور ایک کی چکہ چار دینے پڑتے تھے اور آگبوٹ مین کھانے اور پانی کی تکلیفین اوٹھانی پڑتی تھی لہذا خاکسار نے خاص خدمت گذاری حاجیان با اعتقاد کیواسطے بہر طور یہہ انتظام کیا ہے کہ معمول سے ایک مہینے مین دو بار آگبوٹ بیت اللہ شریف کو روانہ ہوا کرین اور ہر قسم کا اسباب آسایش و آرام حاجیون کے واسطے اوپر بیشمار رکھے ہم بلا مبالغہ لکھتے ہین کہ اس آرام و خوبی کے آگبوٹون کا انتظام سابق اس سے ہرگز سالہای گذشتہ مین کبھی نہین ہوا یہہ آگبوٹ سبک روی رفتار مین میل یعنی اسٹیمر ڈاک پیکان کے برابر ہین ہر ایک آگبوٹ مین پانسو مسافرون کے سونے کی طاقت ہے اور دو ہزار من وزن مین ہے خلاصہ یہہ کہ ہمارے تعریف کی تصدیق وقت سواری کے ہر شخص خود کر سکتا ہے علاوہ انتظام آگبوٹ پابندگان فرودگاہ حاجیان و زایران کے لئے بھی بندوبست جدید کیا ہے اول تو مسافر خانہ اسمٰعیل حبیب رحیم جناب کموسیتھ صاحب کا مدرسہ اور تیسرے مسجد بندر پر آپکے مکانات کا انتظام کیا ہے کہ جہان حضرات حجاج فرودگش بھی ہون اور آگبوٹ پر مال و اسباب چڑھانے والون کا مین کسی قسم کی وقت نہو بلکہ بہر صورت آرام سے اتارین بصورت ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو صاحب بقصد حج تشریف لائین وہ پیشتر سے نیاز مندان اسلام کے نام خط باین نشان روانہ فرمائین کہ شہر بمبئی مین جناب کموسیتھ صاحب کے مدرسہ مین پہونچکر پاس -

عبد الشکور و عبد اللطیف پسران کموسیتھ صاحب کے پہونچے انشاء اللہ انتظام بخوبی ہوگا اور جو صاحب جو امر استفسار فرمائینگے اوسکا جواب باصواب جلد دیا جائیگا فقط -

المشتہر عبد الشکور و عبد اللطیف خلف الصدق کموسیتھ صاحب - و کمپنی بندر بمبئی مدرسہ کموسیتھ

اشتہار

مشیر نسوان حصہ اول و دوم -

{ اس رسالہ کی ایک کاپی ہر صاحب اولاد کے گھر مین رہنا چاہئے }

یہہ جدید طرز کا نادر رسالہ جو عورتون کے لئے بمنزلہ دایہ اور جوانون کے لئے بمرتبہ طبیب ہے بچون کی

پرورش کے عمدہ اور باقاعدہ طریقے والدین کو سکھلاتا ہی
سررشتۂ تعلیم پنجاب و بنگال و حیدرآباد وغیرہ نے اسکی
قدر کی ہے - قیمت فی حصہ ۸۰ رسو محصول مقرر ہے -
اور بالفعل دو حصے تیار ہین + المشتہر
زبدۃ الحکما حکیم حافظ فخر الدین مولف کتاب واذیشر
رسالہ حافظ صحت لاہور -

مکتی فوج

جس مکتی فوج نے ہندوستان کے کافرون کو نجات
دینے کے لئے اسقدر ہمت کی تھی اُنکے صدر مقام -
(انگلستان) مین نا اتفاقی کی آگ نے مشتعل ہو کر
اُنکے تمام قلعون کو ہوائی بنا دیا - جنرل بوتھ صاحب
فوج مذکور کے بانی اور کمانڈر انچیف - علیحدہ کئے گئے
اور وہان کی تمام فوج مین سخت کھل بلی برپا ہو گئی
اس فساد کی بنا فقط یہہ تھی کہ جنرل موصوف نے اُن
اختیارات کے مطابق جو بحیثیت اعظم افسری کے انکو
حاصل تھے - دو افسران ماتحت کو مقام ہیوث سے -
راجو میڈسٹن رُزمین واقع ہے کسی دوسرے مقام کو جو
وہان سے بہت دور تھا بدل جانیکا حکم دیا تھا - اس
تبدیلی سے ہیوڈ کی تمام فوج سخت ناراض ہو گئی -
یہان تک کہ اُن افسرون کی جگہہ پر جو لوگ مقرر ہو کر
ہیوڈ مین آئے وہ ابھی سٹیشن کے پلیٹفارم پر ہی
پہنچے تھے کہ تمام "سپاہیون" نے اُنپر گندہ اور سڑے ہوے
انڈون کی بارش کی نان بعد جب یہہ بیچارے "یارک"
مین نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہوے تو حاضرین فوج نے
ایسا سخت چیخنا اور چلانا شروع کیا کہ دو تین

افسرون کو نہایت شرم سے چپ ہونا پڑا تمام ذرا ذرا
شدہ فوجیون نے ایک دوسری فوج مکتی فوج کے جواب
مین قایم کرنیکی ٹھانی ہے اور بہت لوگ جو اسمین شامل
ہونیکی خواہش ظاہر کر رہے ہین اس سے صاف ظاہر ہے
کہ مکتی فوج کی مخالفت عوام الناس کے دلون مین پوری
طرح بیٹھ چکی ہے غرض کہ ہذا ہو! انگلستان بھی نئے
نئے مذہبی فریقون کا گھر بننے لگا جنمین ہندوستان کے
طرح نا اتفاقی اور خود غرضی کی وجہ سے قیام کی صورت
بالکل عنقا ہو گی + اخبار عام

خط

اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۵ - رمضان سنہ ۱۳۱۲ ہجری نمبر ۲۵
جلد ۱۲ مین ایک عیسائی صاحب کا اعتراض درباره معنی

آیہ قرآنی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتماً مقضیا
سو ایک جواب باصواب منجانب کسی مسلمان کے + دیکھنے مین
آیا گو یہہ اعتراض قدیم ہے اور اسکا جواب باصواب کئی
دفعہ اہل اسلام نے دیا ہے - مگر معترض صاحب کی خوبی فہم
پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اس آیت کے قبل کی آیتون
کو بغیر دیکھے کیون ایسا اعتراض کر بیٹھے یہہ امر دیانت
سے خالی نہین یا معترض صاحب کو قرآن سمجھنے کی
لیاقت نہین ہے یا یہہ کہ عام مسلمانون کو دھوکا دینا
اور اپنی روٹی کی خاک جہازنی منظور ہے علاوہ اسکے
اوس سوال کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معترض صاحب
کے نزدیک اس آیت مین جو کم کی ضمیر ہے اوسکے مخاطب
قوم مسلمان ہین اور اس پردہ مین اسلام کی بزرگون کے
شان مین لفظ غیر مہذبانہ استعمال کرتے ہین اور اوسکا

مستحق قرار دیتے ہین جسکے وہ خود مستحق ہین اور اس
آیت کو پیش کرکے آنحضرت صلعم کے شفاعت کو بھی برائے
نام قرار دیا ہے کہان شفاعت اور کہان یہہ آیت اگر
ہمین سمجھ ہے تو ع رین عقل و دانش بباید گریست +
اور پھر خوبی یہہ ہے کہ جس مسلمان کے پاس اس سوال کو پایا
جواب پیش کیا ہے اور جسے باین طور مخاطب ہین کہ اب
آپکو ہم پر کونسی فضیلت رہگئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
معترض صاحب اپنے کو اسکا مستحق سمجھتے ہین کہ جسکی شان
مین یہہ آیت نازل ہے بیشک کسی مسلمان کو اس امر مین
آپ پر افضلیت نہین ہوسکتی ہے اور خدا نکرے کہ ایسی
فضیلت کسیکو نصیب ہو وہ آپ ہی کو مبارک ہو -
بلا تامل ہم بھی کہتے ہین کہ اس امر مین آپ افضل ہین
کیون نہو جب آپ ایسے ہین تب تو شریعت کے سے آزاد
ہوکر اپنے گناہون کا کفارہ اپنے اوس مقدس نبی کو خدا
خدا کا اکلوتا بیٹا قرار دیا ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد
سہ گر ہمین کتب ہست فی تباہ + کار طفلان خراب
خواہد شد + بیشک ایسے اعتقاد والون سے ہمارا مذہب
بہتر ہے اور معترض صاحب نے جو محمدی ہونیکا دعوہ کیا ہے
ایسا دعوہ تو بہت عیسائیون نے کیا اور جواب باصواب
پاتے گئے مگر سچے محمدی ہوتے کسیکو نہین دیکھا آپکے ان
باتون سے ہمارے مسلمان بھائی خوب واقف ہین اور اگر
آپنے اپنے دعوے مین سچے ہین تو بسم اللہ ہمین کوئی
وہین بیٹھا ہی ہے تو کسی کو ثالث بھی مقرر کر لیجئے کیونکہ
حقیقت تو ہر پسند خاطر ہی ہے -
معترض صاحب کے سوال کا جواب انکے مجیب چند مسلمان بھائی

کو بہت معقول دیا ہے مگر وہ انکے فہم سے باہر ہے -
اس لئے اس سوال کا جواب (چونکہ ہمارے قرآن
پر وارد ہے) بہت صاف و عام پسند پر بنظر استدلال
ہم بھی تحریر کرتے ہین اگر اس جواب سے معترض صاحب
کی تشفی نہو تو ہم ہر صورت سے تحریر و تقریر کرنے کو
موجود ہین - وان منکم الا واردہا کان علی ربک
حتماً مقضیا مین جو کم کی ضمیر ہے اوسکا مرجع لفظ
انسان مندرجہ آیت ویقول الانسان ءاذا ما مت
لسوف اخرج حیاً - ہی جیسا کہ معترض صاحب نے خود
لکہا ہے **قولہ** اس سے ثابت ہے کہ بنی نوع انسان
سے ایسا کوئی نہین کہ وہ جہنم مین وارد نہو اسمین از
آدم تا ایندم سب شامل ہین لیکن مین یہان ایسے معنے
ہرگز نہین لینے کا - بلکہ معنے صحیح یہان اس طور سے
ہوسکتے کہ نہین ہے کوئی ہم سے ای مسلمانون مگر یہہ کہ
داخل ہوئے وہ اسمین (جہنم مین) -
معترض صاحب یہہ تو جانتے ہین کہ ضمیر کم کا مرجع
لفظ انسان ہے مگر بزعم اونکے یہہ لفظ کل افراد انسانی
پر از آدم تا ایندم جتنے ہوئے شامل ہے اس لئے اگر
مخاطب اس لفظ کم کا مسلمان کو قرار دیدیا حالانکہ
ایسا ہرگز نہین ہے اسمین ذرہ شک نہین کہ اس
ضمیر کم کا مرجع لفظ انسان ہی ہے جب کہ ہم اوپر لکہہ
چکے - معترض کو لازم ہے کہ جب آیہ وان منکم الخ
پر نظر ڈالین تو ساتہہ اوسکے آیہ یقول الانسان الخ پر
نظر ڈالین تب لفظ انسان کا معنی اون کے سمجھ مین
آجائیگا - و یقول الانسان ءاذا ما مت

اخرج حیا - مین جو لفظ انسان کا مستعمل ہوا ہی اسے
خاص وہ گروہ انسانی مراد ہے جنکے اعتقاد بموجب بعد
مرنے کے پھر زندہ ہونا بعید تھا یا ہے انسان کا لفظ
بزاد سیع ہی اسکا استعمال جمع اور واحد دونون پر
ہوتا ہے تمام روے زمین کے باشندہ کو بھی انسان کہتے
ہین اور زمین کے کسی خاص حصہ کے باشندہ کو یا کسی
خاص فرقہ و اعتقاد والون کو ہی انسان بولتے ہین
نیک و بد دونون کو انسان کہتے ہین یہی لفظ انسان
کا انبیا و صلحا و اولیا و شہدا کے شان مین بھی مستعمل ہوا
ہی اور بدکار گنہگار فاسق و فاجر کو بھی اسی نام سے نامزد
کرتے ہین حضرت عیسیٰ بھی انسان تھے اور یہودا
اسکریوطی بھی انسان ہی تھا وہ لوگ بھی انسان
ہی ہین جو حضرت عیسیٰ پر اپنا جان و مال نثار کرتے
تھے و کرتے ہین وہ بھی انسان ہی ہین جنہون نے بزعم
عیسائیون کے حضرت عیسیٰ کو پکڑ کر صلیب دیدیا اور کسی نے
آپکے ساتھی ہونے سے انکار کیا - چنانچہ اس لفظ انسان
کا کئی معنون مین استعمال ہونا خود کتب سماویہ مین موجود
ہے پیدایش باب ۱ - ۲۶ و باب ۵ - ۱ لوق باب ۳
۳۸ - انسان کو خدا نے اپنی صورت پر پیدا کیا یہی
لفظ ہے جسکے شان مین خدا کے بیٹون کا خطاب استعمال
کیا گیا ہے پیدایش باب ۶ - ۲ شیطان کا فرزند -
قہر کا فرزند - خراب دل - تاریک دل - بے سمجھ -
جسانی مزاج - خدا کا نافرمان بردار - خدا کے جلال سے
محروم - ناپاک دل - خدا سے بیگانہ - گناہ کا غلام -
شیطان کا غلام وغیرہ بھی اسے انسان کو

قرار دیا گیا ہے -
پس اب ہم پوچھتے ہین کہ شیطان کے فرزند و غلام و قہر
کا فرزند و گناہ کے فرزند و غیرہ کا جو انسان کے حق مین
ہے کیا اوسے تمامی بنی نوع انسان مراد ہوسکتے ہین اور
کل اولاد آدم از آدم تا ایندم اوسمین شامل ہے ہم کہتے
ہین کہ ہرگز نہین اور اگر عیسائی اسکے قایل ہونگے -
تو حضرت عیسیٰ کے اوس حصہ انسانی پر بھی حکم عیسائیون کا
قرار دیتے ہین تو بہت بڑا اعتراض واقع ہوگا -
اور حواریون کو جنکو حضرت عیسیٰ نے رسول و اپنا مقتدا
سمجھے ہوے ہین نعوذ باللہ اور کچھ بھی سمجھا ہوگا -
پس جسطرح سے کتب سماویہ مین یہہ لفظ انسان
کا کئی معنون مین (جیسا کہ دکھلایا گیا) مستعمل ہوا
ہے اوسیطرح سے قرآن مین ہے یہہ لفظ -

سلہ متی ۱۳ باب ۳۸ - یوحنا ۸ باب ۴۴ - یوحنا - ا خط ۳
باب ۸ و ۱۰ سلہ قہر کا فرزند افسیون ۲ باب ۳ سلہ
پیدایش ۶ باب ۵ و ۸ باب ۲۱ یرمیا ۱۶ باب ۳ متی
۱۵ باب ۱۹ سلہ افسیون ۴ - ۱۸ سلہ زبور ۱۴ باب
۳ و ۴ سلہ رومیون ۸ باب ۵ و افسیون ۴ -
۱۷ سلہ قرنتیون پہلا ۲ باب ۱۴ سلہ رومیون ۳ -
۲۳ سلہ عبرانیون ۱۰ - ۲۲ سلہ پیدایش
۳ باب ۸ سلہ رومیون ۶ - ۱۹ سلہ

عبرانی ۲ - ۱۴ و صلہ کے معنون مین مستعمل ہوا ہے اور
اسکا ثبوت کہ اس آیت مین اون انسانون کا ذکر ہے جو بعث
بعد الموت کے منکر ہین اوس آیت کی عبارت واذا ماتت
الموؤدۃ سے صاف ظاہر ہے - اخرج حیا - اور الف لام مہموز جو لفظ انسان مین ہے

اس بخوبی ہوتا ہے تفسیرون مین بھی اس آیت کی شان
نزول ایسا ہی مندرج ہے جلالین ویقول الانسان
المنکر للبعث ابی بن خلف او الولید بن المغیرہ -
عباسی ویقول الانسان - ابی بن خلف الجمحی بانکار
البعث - مکتب سیرین بھی مرقوم ہے کہ عرب مین ایک
قسم کے کافر خالق کا اقرار کرتے تھے مگر پھر زندہ ہونیکا
انکار کرتے تھے ترجمہ ابو الفدا جلد اول ذکر امت ہائے
عرب صفحہ ۲۰۳ - آنحضرت کی یہہ تعلیم کہ انسان مرکر پھر
زندہ ہوگا موافق تعلیم کتب سماویہ کے ہے - دیکھو حضرت
عیسیٰ کا فرمان - مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ وہ
گھڑی آتی ہی اور اب ہے جس مین مردے خدا کے بیٹے
کی آواز سینگے اور جینگے - اس سے تعجب نکرو کیونکہ وہ
گھڑی آتی ہے کہ جسمین وے سب جو قبرون مین ہین
اوسکی آواز سینگے اور نکلینگے یوحنا باب ۵ - ۲۵ و ۲۸
تیرے مُردے جی اوٹھینگے بلکہ لاشین اٹھ کھڑے ہونگے
اور زمین مردے کو بیشمار الیگی دیگر یسعیاہ باب ۲۶ -
۱۹ نئی پیدائش بشرط ہے گلاتیون باب ۶ - ۱۵ -
پس قرآن مین اس مقام پر خدا نے منکران بعث
کے قول تعجب کا اعادہ کرکے اوسکا جواب و ثبوت و
ایسے عقیدہ کا نتیجہ بیان کیا ہے جسکو اس نمبر مین ترتیب
وار ہم لکھدیتے ہین تاکہ معترض صاحب کے سمجھ مین
آجاوے -

اعادہ قول تعجب منکران بعث

ویقول الانسان ءاذا ما مت لسوف
ترجمہ انسان کہتا ہے کہ جب مین مرجاؤنگا -

اخرج حیا - ترجمہ کیا نکالا جاؤنگا زندہ -

قول تعجب کا جواب منجانب خدا

اولا یذکر الانسان انا خلقنہ من قبل
ولم یک شیئا ترجمہ اسکو کیا انسان نہین یاد
کرتا ہے کہ اوسکو مینے پیدا کیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ تھا

مرکر پھر زندہ ہونا ضرور ہے منکران بعث کی حالت

فوربک لنحشرنہم والشیاطین ثم لنحضرنہم
حول جہنم جثیا - ترجمہ پس تیرے رب کی قسم ہے
البتہ جمع کرینگے اونکو ساتھہ شیطانون کے پس حاضر
کرینگے ہم گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوے -
ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی
الرحمن عتیا - پھر البتہ کھینچ لیوینگے ہم ہر گروہ سے
جو اوشمین اشد ہے خدا تعالی کی نافرمانی پر -
ثم لنحن اعلم بالذین ہم اولی بہا صلیا -
پھر البتہ ہم خوب جانتے ہین اونکو جسکے سزاوار
زیادہ تر ہین داخل ہونے مین -

نتیجہ اعتقاد انکار بعث

وان منکم الا واردہا کان علی ربک
حتما مقضیا ترجمہ نہین کوئی تم مین سے (ای
منکران بعث تم سے کوئی نہین) مگر گذرنیوالا ہی
اوسمین (جہنم مین) پھر تیرے رب پر لازم مقرر کیا
گیا ہے (ضرور خدا جہنم مین داخل کریگا کیونکہ یہہ مقرر
شدہ ہے)
ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین

فیہا جثیا - ترجمہ پھر نجات دیوینگے ہم اونکو (منکران بعث مین سے) جو پرہیزگاری کرتے ہین (عقاید باطلہ سے باز آتے ہین) اور چھوڑ دیوینگے ظالمون کو (یعنے عقاید باطلہ سے باز نہین آتے ہین) اوسمین گرا ہوا (جہنم مین گرے ہوے رہینگے) ۴ اب معترض صاحب ہمین بتلاوین کہ وہ کونسی آیت ہے جس سے مسلمانون کو اور اونکے اولیا صلحا وغیرہ کو گذرنیوالا دوزخ کا قرار دیتے ہین اور شفاعت آنحضرت کو برآنام -

۵ سلاطین باب ۸ - ۶ ۴ مین مندرج ہے کہ کوئی آدمی ایسا نہین جو گنہگار نہو - ایوب باب ۳۴ - ۱۱ - کیونکہ وہ ہر ایک آدمی کو اوسکے عمل مطابق بدلا دیتا ہے - اول سلاطین باب ۸ - ۶ ۴ ہم دایوب باب ۳۴ - ۱۱ کے مطابقت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہر آدمی گنہگار ہے اور اوسکا بدلا پاویگا - پس جو اعتراض کو معترض نے کیا ہے قرآن پر وہ محض غلط ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے بلکہ کتب سماویہ مین ویسا ہی موجود ہے جسکا جوابدہ معترض صاحب کو ہونا چاہئے اور حسب عقیدہ کتب سماویہ معترض صاحب اسمین گرفتار ہونیوالے ہین جسکا مستحق بزعم غلط مسلمان کو قرار دیتے ہین -

الراقم خاکپای محققین ضیاالحق پتنوی

بقیہ شق القمر

کہاس اور راکھ کے اوپر بیٹھا کرتے تھے اور محمود شمسی مین پرنسل صاحب کا ماہتاب کے ایک شرارہ انگیز پہاڑ کو دو تین ساعت تک جلتی ہوے دیکھنا لکھا ہے اور سنہ ۱۲۹۱ کا واقعہ ہے کہ رمضان کے مہینے مین سحر کے وقت ایک اتنا بڑا ستارہ ٹوٹا تھا کہ جس سے تمام اوجالا ہوگیا تھا اور بہت دیر تلک اوسکی روشنی باقی رہی اور ضلع گورکھپور اور بہاگل پور وغیرہا کے لوگون نے اوسکو بخوبی دیکھا تھا اور بہت سے مقامکے لوگون کو اوسکی مطلق خبر نہین یقین ہے کہ آپنے بھی آجتک شاید نہ سنا ہوگا - لیکن یہہ سب آپکے گون کے نہ دیکھنے اور عموماً تواریخون مین مندرج نہونے سے اونکا عدم وقوع لازم نہین آسکتا ہی کما لا یخفی ا -

التاسع والثلثون زمانہ وقوع شق القمر مین عرب تواریخ تہا ہی مگر انگلنڈ و فرانس وغیرہا بھی جہل آباد ہورہا تھا کما یشہد بہ التواریخ چنانچہ لب التواریخ مین لکھا ہے اہالی فرانس اور انگلنڈ نہایت جاہل تھے اور پھر اوسی مین یہہ بھی لکھا ہے بطلیموس نے طلوع کواکب کی بابت جو کچھ لکھا ہے یقین ہے کہ اوسکا حساب اوسنے اوس اقلیم مین کیا ہوگا جہان ساعات نہار یہ سولہ تک پہنچا ہوگا اور یہہ ارض عرض مذکور المدار سے مطابقت رکھتا ہے اس عرض البلد کی کوئی قوم یورپی اون ازمنہ قدیمہ مین علم ہیئت سے آگاہ نہ تھے پھر بھلا اس واقعہ شق القمر کو کون لکھتا - الاربعون تواریخ سے یہہ بات ثابت ہے کہ یورپ کے مغربی ممالک کے لوگ تو مریون ہی سے علم اخذ کرکے لوٹے ہین کے قدمون کی برکت سے عالم و ذاکر بنے چنانچہ لب التواریخ مین یورپ کے

وکذا یمکن فی کثیر من الامور کما لا یخفی
اور ایسا ہی ہے بہت امرونمین جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے
علی من تطالع التوراۃ والانجیل والزبور
اوپر اونکے کہ مطالعہ کرتے ہین تورات اور انجیلون اور زبور کو
وکذا یمکن فی ھذا ایضاً من المورخین و
پس ایسے ہی ممکن ہے اسمین بھی مورخین اور
ارباب التذکرۃ والمنجمین فلا اعتراض علیہ
ارباب تذکرہ احد منجمین سے پس نہین اعتراض ہے۔
الثالث والاربعون ممکن ہے کہ باعث بہت دن
گزرنے کے وہ کتابین جنمین مورخین ناظرین نے
خود لکھا ہو یا مخبرین صادقین سے سنکر تحقیقاً و
اتباعاً درج کیا ہو بالکل ضایع وساری عالم سے ناپیدا
ہو گئے ہون جیسا کہ اب حضرت متی کی لکھی ہوی عبری
انجیل بالکل معدوم ہے اور برہا کے منہہ کی نکلی ہوی
وید ناپیدا ہے کما لا یخفی۔
الرابع والاربعون عیسائی لوگ برابر غل کیا کرتے ہین
کہ حضرت عمر رض نے بہت سی حکمت وغیرہ کی کتابین
جلا دیا تھا پس بصورت صدق وتسلیم ممکن ہے کہ وہ کتابین
بھی اوسی مین نیست ونابود ہو گئے ہون جسمین شق
القمر بھی لکھا رہا ہو مصرعہ عدد شود سبب خیر گر خدا
خواہد +
الخامس والاربعون ہو سکتا ہے کہ وہ کتابین
اب تک بھی بعض کتب خانون مین موجود ہون مگر ہم
لوگون کو نہ ملتے ہون جیسے کہ انجیل طفولیت حضرت مسیح
اور برنباہ کی انجیل جسمین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآ

وسلم کی بہت سی علامتین اور نشانیان اور
النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم
وہ نبی امی کہ پاتے ہین لکھا ہوا نزدیک اپنے
فی التوراۃ والانجیل مبشرا برسول
توراۃ اور انجیل مین بشارت دینیوالا ہون تا ایک رسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد۔
کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہے۔
(وغیرہا کا مصداق ہونا بھی بخوبی لکھا ہوا ہے)
نہین ملتی۔
السادس والاربعون ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ اوسکو
کسی مورخ نے نہین لکھا بلکہ اوسکو زبانی ہمیشہ
کے لوگ برابر ایک دوسرے سے نقل کرتے چلے آئے
جیسا کہ حضرت مسیح کا ناصری کہلانا کسی کتاب قدیم مین
مذکور نہین ہے اور اب حضرات عیسایہ حضرت مسیح وغیرہ
کے بنانیکے لئے اسکا یہی جواب دیتے ہین کہ یہہ زبانی
طور پر کہا گیا تھا نہ کہ لکھکر کسی نبی کو اعلام ہوا تھا۔
فکذا یمکن فی ھذا ایضا ترجمہ۔ پس ایسے ہی
ممکن ہے۔ اسمین بھی۔
السابع والاربعون ہو سکتا ہے کہ جن جن کتابون
مین شق القمر لکھا ہوا اوسکو مخالفین نے بالکل نیست
ونابود کر ڈالا ہو جیسا کہ جب رسالہ اصل داز امیش
دین محمدی جزین مشن پریس الہ آباد سنہ ۱۲۹۷ھ مین
چھپا اور اوسکے مصنف نے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی شان مین یہہ لکھا کہ وہ رسول اللہ نہ تھے
بلکہ سیف اللہ یا ہتیارہ تھے جس سے اللہ خطاکارون

سزا دیوینگا تب اوس سے کچھہ ہشیار پا دریون نے
اوسپر متنبہ ہوکر اوسکو ملزم کیا کہ یہہ تو عین دعوی
مسلمین ہے اور یہہ ایک صفت من صفات سید المرسلین
ہے تو وہ بالکل کتاب حتی المقدور نیست کردی گئی
اور کہوج کہوج کر جلائی گئی فکذا یمکن فی ھذا
ایضاً -

الثامن والاربعون اوس زمانہ کے مختلف زبان کی
کتابون کے مختلف ترجمہ ہوتے گئے پس ممکن ہے کہ جن
جن کتابون مین شق القمر رہا ہو حضرات مترجمین نے
عمداً یا سہواً اوسکو اور نکا کردیا ہو جیسے ہمارے فارقلیط
کو کسی نے وکیل کردیا اور کسی نے روح القدس وغیرہ
بنا ڈالا -

التاسع والاربعون ہاروت ماروت کا ایک برت تک
روزمرہ آسمان سے زمین پر آنا اور زمین سے پھر آسمان
پر چلے جانا اور ایسے ہی حضرت ادریس کا زندہ
آسمان پر چڑہ جانا اور آسمان کے پھٹ جانے
اور بصورت کبوتر ایک چیز کے (یعنی روح القدس) حضرت
مسیح پر نازل ہونے اور برہما وغیرہ کے آسمان پر
دوڑے دوڑے پھرنے وغیرہ امور کو ایک ایک
جماعت عقلا نے تسلیم کرلیا بلکہ بعض کو مدار اپنے
ایمان کا ٹہرایا ہے مگر باوجود اسکے بھی کسی نے
انکو بطور تاریخ عمومی یا تذکرہ بخوبی کے کہین نہین
لکہا فکذا یمکن ھذا -

الخمسون مجموعہ شمسی مین لکہا ہے کہ ذاکر ہرشل صاحب
نیز کہ یکی از حکماء یلیمان است ذاکر اجرام سیارات

را مشاہدہ اور وہ گفتہ کہ داغہائیکہ بر جرم اقمر بمعائنہ می آید
آثار آبادیہا و کوہہا و بیابان ہا و بحور و غیرہ است و ہم
یک کوہ شرارہ انگیز مثل کوہ شرارہ خیز کہ درین دنیاست
دیدہ دانش سوزان تخمیناً تا دو سہ ساعت زمان
بمعائنہ آوردہ و آخر آنرا منطفی یافتہ پس تعجب ہے کہ
ایک ہرشل صاحب کا یہہ دیکہنا تو بلا تردد تسلیم کرلیا
جاوے اور شق القمر جسکو ہزارون لاکہون آدمیون
نے دیکہا نہ قبول کیا جاوے ؎

فعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ +
پس انکہہ رضا کی ہر عیب سے ماندی ہے -
ولکن عین السخط تبدی المساویا +
ولیکن انکہہ غیر رضامندی کی ظاہر کرتی ہے برائیون کو
الحادی والخمسون ہو سکتا ہے کہ دیکہنے والون نے
مسمل خسوف کی سمجہہ کر ایک معمولی بات تصور کرکے نہ
لکہا ہو یہان پر بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ ممکن ہے
کہ اوسوقت گہن ہی لگا ہوا ہو اور پیغمبر صاحب نے پکار
کر کہدیا ہو کہ دیکہو دیکہو میرے معجزہ سے چاند پھٹ
گیا اور پھر بعد ایک لحظہ کے تو وہ کیفیت جاتی ہی
رہی پھر کیا دلیل اور کون سبیل ہے کہ اسمین مسلمانون
کے پیغمبر سچے اور یہہ اونکا معجزہ ہو تو ہم عرض کرتے
ہین کہ اولاً مشرکین کا طلب کرنا اسکو باطل کرتا ہے
اور ثانیاً اگر ایسا ہوتا تو مشرکین اسکے بعد اسکو
جادو نہ کہتے بلکہ ایک معمولی بات قرار دیتے اور
آپکو یون الزام دیتے کہ یہہ تو معمولی ہی بات ہے
اسمین تمہاری کیا تعریف ہوئی اور یہہ معجزہ کیونکر

ہوا کما یخفی -

الثانی والخمسون محتمل ہے کہ بموجب

کضرائر الحسناء قلن لوجهها +

مانند سوتون خوبصورت عورتوں کے کہتے ہین واسطے منہ اسکی

بغضاً وحسداانه لدمیم +

ازراہ بغض وحسد کے کہ بلا شک وہ داغدار ہے -

کے باوجود علم وواقفیت کے بھی عداوۃ وحسد وا

لکھا گیا ہوا ور وہ وہ دانستہ چھپا گیا ہو دیکھو اعمال کے

۴ باب مین لکھا ہے جب انھون نے پطرس اور یوحنا کی

ذہشانی دیکھی اور دریافت کیا کہ وے بے تربیت

اور امی لوگ ہین متعجب ہوے پھر معلوم ہوا کہ وے

عیسی کے ساتھ تھے اور اوس شخص کو جو چنگا کیا گیا تھا

اونکے ساتھ کھڑا دیکھکے لاجواب ہوے تب حکم کرکے

کہ وے محفل سے باہر جاوین آپس مین کہنے لگے کہ ہم

اُن آدمیون سے کیا کرین اسلئے کہ اور یشلیم کے سارے رہنے

والون پر ظاہر ہے کہ اونھون نے معتبر معجزہ دکھلایا

اور ہم انکار نہین کرسکتے پر تاکہ یہہ خلق مین زیادہ مشہور

نہو آؤ ہم انھین خوبصورتی دھمکا دین کہ وے آگے کو اس

نام کی بات کسی سے نہ کرین انتہی -

الثالث والخمسون ہو سکتا ہے کہ محققین متقدمین نے

لکھا ہو مگر متعصبین متاخرین نے تحریف کردالا ہو چنانچہ

دیکھنے کہ اکثر وقایع ۱۱۸۰ء کی عام تواریخون مین مذکور

ہین ہین پس جو کہ یہی سنہ سنہ وقوع شق القمر ہے

ہو سکتا ہے کہ اسی کے چھپانے کے لئے وہ سب بھی حذف

کردئے گئے ہون اور حضرات متعصبین نے پرانی بدگمانی

کے لئے اپنی ناک بھی کاٹ ڈالی ہو ۵ شادم کہ از

رقیبان دامن کشان گذشتی + گومشت خاک ما ہم

برباد رفتہ باشد +

الرابع والخمسون ممکن ہے کہ باوجود علم وواقفیت واعتقاد

حقیت وحادثہ عظیمہ ومعجزہ جلیلہ کے بھی لوگون نے بخیال

خارج از متخیلہ بشریہ اور اس وقوع کو محض صرف قدرت

الہیہ سمجھکر نہ لکھا ہو -

الخامس والخمسون ہو سکتا ہے کہ باعث غایت جلالت

شان کے اسکو لوگون نے ایسا کثیر البیان سمجھا ہو کہ

اپنے کو اسکے لکھنے سے عاجز تصور کرلیا ہو -

کما قال یوحنا فی آخر انجیلہ -

جیسا کہ یوحنا نے اپنی انجیل کے اخیر مین -

اور بھی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے اگر

جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین

جو لکھی جاتین دنیا مین نہ سماتین انتہی -

السادس والخمسون - یہہ عمومانہ دیکھنے دلکھنے کا اعتراض

اوسیوقت عاید بحال مسلمین ہوتا ہے کہ تمام جگہہ ایک ہی

چاند وسورج مان لئے جاوین اور اگر فلاسفہ کے

اس قول کو تسلیم کرلین کہ ہر اقلیم کے لئے ایک ایک چاند

وسورج وستارہ جدا گانہ ہین جیسا کہ مجموعہ شمسی مین

ہی اور عجایب المخلوقات ابن الاثیر وغیرہ مین لکھا ہے

مطبع بحر الاسلام بجلورین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -